پہاڑوں میں ملنے والی قیمتی پتھروں میں زکوٰۃ کا حکم

فقہ الزکوٰۃ

وزیرستان کے پہاڑوں سے ملنے والی قیمتی پتھروں کے متعلق استفتاء

دارالافتاء جامعہ المرکز الاسلامی ڈیرہ روڈ بنوں

کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان عظام اس مسئلہ کے بارے میں کہ آج کل وزیرستان کے پہاڑوں میں ایک قسم قیمتی پتھر پائے جاتے ہیں تو کیا اس میں زکوٰۃ واجب ہوتی ہے یا نہیں اگر واجب ہوتی ہے تو کتنا فیصد حصہ زکوٰۃ کے طور پر آدا کرنا واجب ہوگا۔

امید ہے کہ مفصل جواب سے مستفید فرمائیں گے؟ بینوا توجروا۔ المستفتی مولوی اکرام خان وزیر۔

الجواب ومنه الصدق والصواب:

واضح رہے کہ اس سے پہلے دارالافتاء جامعہ المرکز الاسلامی نے اسی سلسلہ میں ایک اجمالی استفتاء کا جواب جاری کیا تھا مگر ضرورت کی پیش نظر تفصیلی جواب پیش کی جاتی ہے۔

زمین کے کانوں میں جو قدرتی خزانے ہیں ان کی تین قسمیں ہیں۔

(۱) آگ کی گرمی اور حرارت سے پگھلنے والی دھاتیں جیسے سونا، چاندی لوہا، سیسہ، تانبا، کانسی وغیرہ اگر کان سے یہ دھاتیں برآمد ہوں تو ان میں سے پانچواں حصہ زکوٰۃ کے طور پر آدا کرنا واجب ہے۔ اور باقی چار حصے اپنے استعمال میں لانا جائز ہے یعنی 20% زکوٰۃ کے طور پر آدا کرنا لازم ہوگا اور 80% اپنے استعمال میں رکھنا جائز ہوگا۔

قال فی الهندية ج ۱ /ص ۱۸۴ ما تخرج من المعادن ثلاثة منطبع بالنار ومائع وما ليس بمنطبع ولا المنطبع كالذهب والفضة والحرير والرصاص ففيه الخمس . ج ۱ ص ۱۸۴)

(۲) بہنے والی چیزیں گندھک، نمک، تیل پیٹرول وغیرہ۔

(۳) وہ چیزیں جو آگ جیسے سے پگھلنے والی اور پتلی نہ ہوں جیسے چونا، گچ، کوئلہ جواہرات یاقوت وغیرہ، ان چیزوں کو نکالنے کے بعد والے پر زکوٰۃ آدا کرنا واجب نہیں البتہ بالا دونوں چیزوں میں تجارت کرنے کی صورت میں سالانہ آمد پر ڈھائی فیصد زکوٰۃ آدا کرنا واجب ہے۔

(ج ۱ ص ۱۸۴ . واما المائع كالقير والنفط والملح وما ليس بمنطبع ولا مائع كالنورة ولجص والجواهر واليواقيت فلا شئ فبها وفيها ايفا ولاشيئ الا ان تكون للتجارة فان كا ن للتجارة فحكمها حكم العروض .)

اس طرح کہ ایک سوال کے جواب میں ڈاکٹر مفتی عبدالواحد نے مسائل بہشتی زیور ج اص ۳۴۵ میں یوں فرمایا ہے کہ اگر کسی کو یہ چیزیں غیر مملوکہ زمین میں ملیں تو پگھلنے والی جامد چیزوں میں سے پانچواں حصہ یعنی 20% زکوٰۃ کے طور پر آدا کرنا واجب ہوگا اور باقی پانے

والے کا ہوگا۔نہ پگھلنے والی جامد چیزوں اور سیال چیزوں میں کچھ زکوٰۃ نہیں ہے کسی کو یہ چیزیں مشترکہ ملکیت والی یعنی سرکاری زمین میں تو وہ کل کے کل بیت المال کا ہوگا۔

لہٰذا سوال میں مذکورہ پتھر کا حکم مذکورہ بالا تفصیل سے معلوم ہوا یعنی اگر یہ پتھر اس قسم میں سے ہوں جو آگ کی گرمی اور حرارت سے پگھل سکتی ہے تو ان میں سے پانچواں حصہ یعنی %20 زکوٰۃ کے طور پر آدا کرنا واجب ہے۔اور باقی چار حصے یعنی %80 اپنے استعمال میں لانا جائز ہے۔

اگر یہ پتھر ایسی جامد ہوں جو آگ سے پگھلنے والی اور پتلی نہ ہو تو اس میں زکوٰۃ واجب نہیں البتہ تجارت کرنے کی صورت میں سالانہ آمدنی پر ڈھائی فیصد زکوٰۃ آدا کرنا واجب ہے۔ وفی الدر المختار علی هامش ردالمحتار ج ۲ ص ۳۱۸ وهو مال تحت ارض ومعدن نقد ونحو حديد وهو كل جامد ينطبع بالنار ومنه الزيق فخرج المائع كنفط وقار وغير المنطبع كمعادن الامجار خمس ولا نسئ فى يا قوت وزمرذو فيروزج ونحوها من الا مجار التى لا تنطبع قالشارح فخرج المائع بالتقير بجامد وغيره المنطبع بالتقيد بينطبع فلا يخمس شيى من هذين القسمين. والله تعالىٰ اعلم بالصواب

كتبه

على محمد حقانى المتخصص فى الفقه الاسلامى

بجامعه المركز الاسلامى بنوں 07-06-2008

نوٹ:۔بالا تفصیل کیمطابق اگر یہ قیمتی پتھر جامد ہو اور اس میں تجارت کی جاتی ہو تو انکی سالانہ آمدنی نصاب زکوٰۃ تک پہنچے تو 100 فیصد میں %2.5 ڈھائی فیصد واجب ہوگی۔

الجواب صحیح

عظمت اللہ بنوی

دارالافتاء جامعہ المرکز الاسلامی بنوں

07-06-2008

☆☆☆☆☆

مقالہ نگار حضرات سے گذارش ہے :

کہ مقالات میں مراجع ومصادر کے ساتھ ساتھ عربی عبارات کا ترجمہ کرکے ارسال فرمائیے!